امرأة جان ادا

دلاور میں : ہوں داروغہ کے بنپہ،------ جاہی میرے شیر،
ش ہے------ شاہنشہ------

امرأة کا باب : میرا شیرازی
dلاور : کس کا شیرازی، کچھ لو نتم نوز کے لیے
بنلہ سکار ہن دوئی کرو تو کسی نے لا

امرأة کا باب : شن پھی دینا کو تیار ہوؤ
دلاور : آمہ آئے دو

امرأة کا باب : آمہ آئے دن لو چھپہ کیوڑت لے آئن
شنبہ : لو نے آمو جار آئن سئن سئن کیوڑت
دلاور : ارس جار آئن سئن کجا جار روپہ سئن کیوڑت
جھوڈی گواہیں دے کے بہت مال بھجو کیا ش
آب نے یاد ہے

امرأة کا باب : نم نے کوئی جھوڈی گواہیں نہیں دی
دلاور : پہا آیا کیوڑت ہیں
امراہ کا مال: اس نے کبھی پاۓ تھی اسے لیا لیے ہیں کہ

ہو تم کو کئے کرے قمر ماہیت نا ہے

چالے کون میں گھرے ہو ہے تم نے اس کے
خلاف گواسی دی حیثیت بارہ سال کے سوا کاشت
کے آوا پھ اتنی آسماں سے ہم ہوؤے
چھوٹے گھر تم نے آخر اس کے خلاف گواسی
دی کیوں نہیں؟

امراہ کا باب: بانی وابستے صاحب نے قرآن پاک پھ پاہتہ رکوڑا
کے لوپچاہ کہ داروغہ ہی دلاؤر کیما آؤے ہے
مین نے کہہ دیا۔

امراہ: اپنا آج شام کو رہتے ہے امروآ لے کے آئے،
تارگیال بچھی اور اپنا گڑھا بچھی。

امراہ کا باب: اپنا بچھی

امراہ کی مال: گلور ماری میں نہیں نہیں لینے گروپئن کا شوق

نہیں گھا چل اوصر آـ

امراہ کا باب: جااؤ خدا حافظ

امراہ کی مال: خدا حافظ
امراؤ

امراؤ کا بیانی: گاں-گاں

امراؤ: گاں-گاں کا چپ-چپ

امراؤ کا بیانی: گاں-گاں کا چپ-چپ

امراؤ: گاں-گاں کھاست چپراہ

امراؤ کا بیانی: گاں-گاں کھاست چپراہ

امراؤ: تم کھاکن گر-گر

چپ: تم کھاکن گر-گر

دلاور: تم نہیں نیندر اور گازی نیند رکو

امراؤ: تم کھاکن گر-گر

چپ: تم نہیں نابت چو کا پہن گے

امراؤ: اچھا مانتا نہیں کناراں گے

چپ: تم کھاکن گر-گر

دلاور: اور جو چھوٹے میان کیے ہو؟ پھر؟ آپ نے چب

چپ: نہیں مگر ہر چیز میں بہت بہت نہیں۔ ایہ دلاور

چپ: نہیں کہ کہ سکتا ہے بال آخر کے اپنے دن گئے پھر آپ نہیں آؤ گئے پھر آؤ
آوا بیہا ہور مات آوا ۔
امراہہ : ہچھرو، بالہ ۔
والارہ : شاپہ ۔
امراہہ : ہیم اینے آتے تین ۔
والارہ : آؤ آؤ پہاکیئے لو آؤ جھول والے اے ۔
بخش گیائی راکرد ۔
بخش : اچھا ۔
والارہ : ہی جلد ملک معلوم ہوئے ہے؟ کیوں؟
بخش : ائے لو مار دوالو گے گر جارا رہیے؟
والارہ : گئے سکے پانی پاہ ۔
بخش : ہیم تو کہ ہی کہ دیکھ کر ہے ۔
والارہ : امال کہیں سے شنیل ہو سکا تو کہئے نہیں کے ۔
بخش گے ۔
بخش : ہوئے جلک، امال ایک بات نہاکرین ۔
والارہ : کہہ ۔
بخش : کئھو ان پھixer کے پنے کھوڑے ہوئے کہر ۔
والارہ :
دوار کا باب: 

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، کسی نہیں میں لی۔

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟

امراہ کا باب: تمام روشنی ہوئی، کسی نہیں میں لی۔

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، کسی نہیں میں لی۔

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟

امراہ کا باب: نمیم جو ہوئی، میری کہانی میں کہانی، پہلے اللہ سے، امیر کہانی گئی؟
امیر: ایمی، تمیسین کی بربک کے لیے پین؟
رمانلوان: مان اور بابا کے ساتھ میں ملنے کا حتمی وہانہ ہے تھا کہ بہت لگے۔
ایک عورت: تو بھی بیچے-
دوسری عورت: سلام کرو-
ایک عورت: ہی دنیا کئی تمہیں چاہیے گی؟
دوسری عورت: ایک لبزا-
ایک عورت: وہاں ایہ بارے نے کچھ دکھا نہ کچھ بچار-
روحیہ (روحیہ) موہنپریش اس میں، ملکوئی-
بھی بہی عمارتہ جیل ہے-
دوسری عورت: اس پر تم نے گزر گی-
ایک عورت: آنے پاکے کتنے کی تجوہات بلی نہیں چیستیوں-
کو منلون سے بھی تاہما بیکل سوال-
بچوں پر سوے اوریا-
بچوں: بائی اب تم نہیں کہاں کہور-
ایک عورت: دو سو سیلے گے-
دوسری عورت: شکل دکھو پاتھر پاؤن دکھو، بچور کہور.
اکیہ عورت: کہیں دیا نہا صرف دو سو روپے
دوسری عورت: دو سو سین دوسری سے چاہو
اکیہ عورت: صورت تو اس کی جگہ بینی ہیں۔ زرا سائیل
ہے ۔ کہیں میں کرنا ہے۔ دوہے سو روپے
دے دوں گئیاں کے
دوسری عورت: منظور。
اکیہ مرد: کئیم صاحب نے کہا تھا۔ رک صاف بہر
اکیہ عورت: کئیم پہلے واقع کو لے جاکر۔ لگ بھگ دو سو روپے گمن لے۔
دوسری عورت: بن۔
اکیہ عورت: لوال چھوکری۔

(راگ) جھولا کن نے دالا رے۔
جھولا مورا سیال لون شیل بھیلی۔
جھولا کن نے دالا رے
اموا کے بہت واہ جھولا مچلہ بھیل
amwa کے بہت سی چھولا مچلہ بھیل
cēlandi لی پہلیا۔
چھوٹا کن نے دالا رہے۔
چھوٹا کن نے دالا رہے۔
ہر مہیا پھی لگا جنا مورا لڑے
ہر مہیا پھی لگا جنا مورا لڑے
ہولا بولے ج환ئا چھوٹا مورا مورے سیان
ہولا بولے جحنئا چھوٹا مورے

کوئی : آداب۔
خانم : آو۔
دلاور : آداب۔
خانم : آداب۔
دلاور : آداب کہکر。
خانم : نیچے چھنکوڑی چھے؟
بخش : چی پال۔
خانم : پہلے آوڑ تو۔
دلاور : جاڑ جاڑ۔
خانم : پہیو۔
کتنے میں گے؟

بخش: جو کچھ ہے گا اودھا نہیں، اودھا بہت چھوڑیا ہے

خانم: اسے تو نہ ہے جو کچھ چھوڑیا ہے، دیا وہ موجود ہے

بخش: اور وہ دوسری جگہ ہو چکی ہی۔

بخش: میں اسے تو نہیں صاحب نے انہیں گرم کے لیے لیا۔

بخش: کتنے میں؟

بخش: چار سو روپے میں۔

(پلن منظر میں کوئی رگ پڑ جھیلنی، جھیلنی ہے)۔

خانم: صورت شکل کی ایک چھوٹی ہے! اسے تو نہیں میں ہے！

بخش: دیکھیں

بخش: صورت لو اس کی بھی ایک چھوٹی ہے

بخش: بن بال ایک چھوٹی ہے

بخش: بن بال

بخش: بن بال آئی کا پہنا ہے

بخش: جو کچھ ہے آپ کے ساتھ موجود ہے

(پلن منظر میں رکا)
حسن: صدرچہ کا لازم
(ہیں منظر سے راز: جہنم جہنم کا تا جہوا)
خام: لور
دلور: یہ شکریہ-
خان: آداب-
دلور: حسن-
خام: حسن-
دلور: ہوئے-
خام: حسن-
دلور: شیعہ!
خام: حسن-
دلور: میگنی! من میں کتنہ بول سکتا-
خام: نہیں!
دلور: آیا اب کتنی بھی شیعہ:
خام: نہیں ہو گی صورت
دلور: تو بھولی چھولی ہے، خدا جانے میں کہاں
خام: جب جلد ہے! دعا جنگ خوف خدا شیعہ
حسن: جب بدل کے بھی قصور پین، عذاب ثواب انی
دلور: کئی گردن پر چوہتے ہیں، چھم سے کیا،
خام: جب کہتے، کئی اور سکتا-
دلور: کہتے، کئی اور سکتا-
حقیقی: خانم صاحب، بیہار ایک دوست گیا آپ نے
سندھ میں بیپاہوئوں میں لوئیزیئن کی کیا گستہ بہتہ
پین

خانم: اے سے ما کیہنہ ایک دن کا ذکر
پین، ما تنا سلطان جہان نہیں نے اپنی لوئیزی
کو کیا یہ میں سے بات کرنا گیا؟

حقیقی: بالکل

خانم: لندن سے دانگ کے مار ہیں۔

خانم: باؤدہ اللہ، قیامت کے دن اپنی بیپاہوئی کا تو
مہم کا بیگاہ باپی پی چھوکی آپ نے وہ
دینے لگا پاول گیا مال آپ کا خدشت نہیں
کریں گی۔

(لین منظر میں موجود)

خانم: شیخہ پارلو

حقیقی: شیخہ کیا ایک ہو ہو

امرأہ: ہا نہیں۔
تحفظ:

لا ہے، کیا نہیں ہو؟ اتنا جیسی چیزوں کی تعداد?

خانم:

فیض آباد کو ہے کہاں جگہ کہتے بہن?

تحفظ:

چچا تیرا نام کیا ہے؟

امراہ:

امیران

بسم اللہ:

بیا نام لبم اللہ ہے?

تحفظ:

جنگی ہے تیرا نام تو ہی پاس کچھ نہیں ہے تعم لو اے

امراہ:

کہاں کر پچاری گے

تحفظ:

سن پنا اب تم امراہ کے نام پہ بلاندا جب

امراہ:

یکم امراہ تم کہاں جگہ بالا - چلو کہاں

بیسیت سن نوال لو

بسم اللہ:

امراہ

امراہ:

ہے

تحفظ:

تیرے ابا کیا کرتے تیرے?

امراہ:

کہاں کے داروغہ?

امراہ:

ہے بہت کم کے مقبرے کے
حسین ہے۔ اب چیز جو جا آئے ہے۔
حسین ہے۔ اب چیز جو جا آئے ہے۔
خاںم ہے۔ کیا ہے؟
حسین ہے۔ اوہ چاہئے ہیں۔ اوہ کرنا چاہئے ہیں۔
خاںم ہے۔ بالائی چاہئے ہیں۔ اوہ کیا ہے?
مولوی ہے۔ لیں چھوٹی-- خاںم صاحب۔ چھوٹی ہے۔
خاںم ہے۔ تیھاں نازی، خراش
حسین ہے۔ ارے جانے چھوٹی ہے۔
مولوی ہے۔ ہیں اتنا کانہ ہے۔ اب یہ لوگ حراکت کیں--
خاںم ہے۔ اگر چھوٹے بابر قدم نہاونے تو بھی گا
مولوی ہے۔ ہیں جا کہ--
حسین ہے۔
خانم: لِ جَاَہِةَ اَسَتُّ
حیسی: نِهمِ جَاَہِةَ گُل-
حمید: خَرارِمی
خانم: کِسی یہوا، دِیوَانی یہ جَاَہِةَ قَرَی کیا، چا کہیا رنی
حیسی: الَّی اِن کیا رات یہ رات اَکِیل تِلی نِکی لَو کوئی
حمید: تِلواو سے دو کَوْنے کرَکے چِلَ دیے

مولوی: یَا
حمیش: بچک لین بہت ہُماسِش رہِتا پہن-
حمید: بہت-
مولوی: بچک-
حیسی: ایسے کہی یہاں پَتیا اب تو نکی قَرَی۔ چا کہیا
مولوی: بچو-
حمیش: بچو آَوَ بہیا-
خانم: آُگَشی-
حیسی: پَتی-
خانم: خال صاحب کو تَلامِم چَرو
امرہ : تشکیل
خان صاحب : جیسی رہو
خانم : بن آج سے خان صاحب تجھے کہی ہیں کہ تھا سکھا کسی گے، کہی ہو گی؟
امرہ : نہیں
خانم : بھی دیکھی اسی طرح، ہلوا کے سبکھے لو گی تو سارے کھیکتو کتنے نام دو جا گی گو سب تحرارا جا آنا سبک کیا کریں گے، دوبارہ تکلیف رسانے ہوگی
خانم : زیادہ پہیڑوں کے لئے گا، سو اللہ۔
خانم : پہلے اسم اللہ کی، خان صاحب۔
خان صاحب : دوبارہ پہلے بہتدا پہنچ تو اسم اللہ الرحمن الرحیم
اب بہار ساتھ گا ہو پہنچ
(زیرا) : آ ۔ آ۔

-----------------------------
اب موری نیا پا ر کرو تم۔
ابت موری نیا ہار کرو تک
حضرت نظام الدين اولیاء
ابت موری نیا ہار کرو تک

ابت پیا آنے مورے مندروا
ابت پیا آنے مورے مندروا
ابت پیا آنے مورے مندروا

شیم دہوم چیاپو
апنے نام

شیم دہوم چیاپو

(رآگ چانی)

چھترال نژگ گیمن
اثاری

پانسیری باندہ رنی دھن دھر کچھیا
مولوی

خبرے تیر عشق

د جھول ربا نہ پین ری
د وہ بان ربا دی وہ نہ ربا
جو ری سوہی تیر ری
پین اب دکھو بہے تیری بہے تیری بہے
چلے نہو کسی بات کو نہ جانے کا نقصان بھوٹی
یہہ یہہ بہے تیری بہے عشق کی انتہا بھیان
سب کچھ ختم ہو جانتا یہاں بہے کچھ تیرہ ریتا
یہ د جھول ربا دی پین ری
جو ری شوقی
یہ عشق بن رہ جانتا یہاں اب
ابنیا عالم تے شاعر بہے تیری کہنئے بہے اور اب
بنکھے تیری اس شعر کا حسن یہ
سکان اللہ، مولوی صاحب کچھ کچھ میرا ہی
کچھ سبھا تے کہ چنی شعر کہنئے لگئے
یہان پان ضرور کہا کرو ول کے جذبات کے

امران

مولوی


اظہار کرنے کا اس سے نبہتر طریقہ نہیں سہے۔
امرا: آپ، آپ اصلاح دیا کریں گے؟
مو لو: ہی، ہیں کوئی لو چھپتے کی بات سے۔
امرا مزرا: سنو شخص خانم بلا ریٹر ہیں۔
امرا: کیونہ نہیں لو سے؟
مو لو: ہیں انسان سے لو چھپتا۔
امرا: صاحب، آپ نہ مچے بھلیا؟
خانم: ہیں تو کس نے کیا؟
امرا: مزرا نے۔
خانم: مزرا نے?
امرا: ہی۔
خانم: اس کی تو شکل بھی میں نے دو دن سے
ہیں دکھی۔ افتتاح لائن کے لئے دو روپے
دیے چھت میں۔ ذوتنی کا جینا کا گیا ہو گا۔
بھیشک کی طرح۔ اس، نا، کھینچتا لو اس میدان
کو میرے پاس۔
امرا: اللہ، ارے، ارے مزرا، ہی لو نذر کا
زمرده ہے

گوہر : ہون، گھیر، ول، اللہ، امراہ، تم تو خالد حسن

سے گھیر زیادہ اچھا زردہ تبائی ہو

امراہ : اوفہ

-------

شخص

امراہ : گوہر

بہ شرم ----------------- بہ سورت، پھوری کرکے
کھیتے ہو تو مئی نہ تو دو گھیر کھیتے ہو بائی خلائی
ارے تو رو کیا ہو تو دو گھیر مئی ہو

امراہ : گوہر

تو کوئی کھاانت ایک آخر ہو.--

امراہ : امراہ

اپنا گھیر چھپتا ہو جاکے، تم اپنا مر

چاہئے

امراہ : گوہر

اپنا مر چاہئے تم

بات تو سنو، ارے

امراہ : گوہر

مر چاہئے تم

خاڈم کبھی ----------------- خانم

صاحب ----------------- بات، باتی بات سی لاو
کوئی اورکی:
ملکہ جل کسی تم
روسری اورکی:
چلیں میرے دومن
خانم:
ارے وہ دومنی
کوئی مرو:
بیل بیال
جوہری:
تعلیم کے سیل
خانم:
انجھا وہ وہ ذرا کہتی
جوبری:
ہے
خانم:
خوبصورت ہے نا
خانم:
اس کے ساتھ کیا پین؟
جوبری:
معاف ہیں بھیج کچھ صاحب، وہ کارگر نے نتار
خانم:
آج ہی بھیج کچھ، پر سوال تو مسکی نہیں
جوبری:
انگلی بات ہے
خانم:
اے حسن
حسین:
بی
خانم:
وہ بھی چال پچھلے دلی سے آلی جمعی
حسین:
خانم صاحب بھی چلے اندر چندو پھنے رکھی
جوهری: خانم صاحب آپ کی بات میں بری دلچسپی میں
ہے - ہی لیکہ، ہی کچھ بھی نہ ملنے دیا ہے۔
حسینی: دوسری دوڑا کے پاسل توڑ دیا لیکن ہو
کروہتی وہ کرو اتا (انتہا) نیا جلد اور
اکلی حسینی، اہو - آپ بیھان کیا کر رہے
ہیں؟
مولاوی: آپ نے بنائے بچوں میں کچھ بھی نہیں
ہیں - گھی میں سوجا اکیلہ نہ کہا لگتا۔
حسینی: زرزا انتظار کیا کہ سکتے نہیں بلکہ کیون
کروہتی کی ہوئی ہوئی پہلی قحوری بولی۔
مولاوی: ہون اب تو زرا نہیں ہیں پات ہیں روٹھتا قحور
ہو، لو کہا لو
حسینی: نہیں کھاتی۔
مولاوی: جبٹی ضیغم جاری جان کی فتح، میری حسیا
لو کیا لو
حبیب میں بتانا تو کوئی آپ سے سگھر
گورم: دل من نہیں حضرت میری جان

معلوم: ایک اور غزل کیہ لی جان ماضی اللہ، کیا رفتار

معلوم: اپنی صاحب

معلوم: ایک اور غزل کیہ لی جان ماضی اللہ

معلوم: دل من نہیں حضرت میری جان

معلوم: وہ جواب مطلب بہا نہیں ہے لیکن دو باٹول

معلوم: کا دہیان رکھا کرو

معلوم: ہے

معلوم: ایک تو خیال کی نزدیک اور دوسرے القاضی

معلوم: کی بنا من جو ہے، لیے کہ ایک شعر

معلوم: چھب

معلوم: نازکی اس کے لب کی چاہے کہیا چھب

معلوم: ہے
تازی کے لب کی کیا کچھ
کچھ میں ایک گلاب کی سی تھی

گوهر : وہ -
امراہ : وہ -

گوهر : وہ، لیکن مولوی صاحب، آپ تو استاد کی بات کر رہے ہیں۔ ان کی پن سے تو اسی شاعری شروع کی ہے، شاعری۔
امراہ : مطلع کی اصلاح کچھ نا، مولوی صاحب۔
مولوی : اچھا، ہون، تم نے کیا ہے۔ دل کی نکل
خصور میری جان لپیج، دل تو نہیں خصور،
---------- تاریکی کیہدا کوچنا دل نیز کیہا ہے
آپ میری جان لپیج
دل نیز کیہا ہے آپ میری جان لپیج
من ایک بار میرا کیا کہان لپیج

امراہ : آ - آ -
دل نیز کیہا ہے آپ میری جان لپیج
dl نیز کیہا ہے آپ میری جان لپیج
بس ایک بار میرا کا
بس ایک بار میرا کیاف مان لیئے
بس ایک بار میرا کیف مان لیئے
dل لیئے کیا ہے آپ میری جان لیئے
اس ایمیل میں آپ کو

اس ایمیل میں آپ کو

اس ایمیل میں آپ کو آتا ہے بار بار
آتا ہے بار بار

دواموں دواموں کو نفور سے
دواموں دواموں کو نفور سے

دریں کیا ہے آپ میری جان لیئے

 mata کو نستون کو شیئن

روستون ، روستون کو شیئن

ماکی روستون کو شیئن دوٹی کا پاک

لیئے یہ کیا کہ نہ کا
لکین چی کیا کہ غیر کا احسان ہےتہ
لکین چی کیا کہ غیر کا احسان ہےت
دل نہیں کیا سے آپ میری جان ہےت
کہی لو کہی لو آسان کوت
کہی لو آسان کو زیبہٰ پچاہتٰلین ہے
مشکل نہیں کہ گیا کہی بچی
مشکل نہیں کہ گیا کہی بچی اگر شان لیتیت

ابن ایک بارت
ابن ایک بارت
ابن ایک بار میرا کبا مان لیتیت
مان لیتیت
مان لیتیت
کوئی نواب: جدلت
کوئی نواب: پہ لیتیت
کوئی عورت: پہلے نا primer
کوئی نواب: لیند آیا نا
کوئی عورت: ہوت - ہیت۔
کوئی نواب: پا۔
گویہ: آئینے کے پاس تو کھڑھ خیال، تو میری آگے
ہیں دکھی لکھی سے۔
اعراک: جا کے لیے ہی؟
گویہ: یہاں گھوم کے تو دکھائی۔
اعراک: آپ نے گھوم نہیں کیا۔
کوئی: ------------------------
خانم: حرام زاده جوائن کا بھیج دکھائی کے لیے
میری آپ نے نو لستیا رہ گئی ہے۔
میں نے قسم
خاک سے بات کر ہیں
گویہ: ------------------------
خانم: نہا - نہا بھی نے نہیں کیا نہیں دیا۔
ہیں کچھ دی، پھیلے کو کبھی دیے دیوے اور
پھیلے دیا اور
گویہ: ------------------------

آپ کا انتظام کیا کہ دیکھا دو امراد نہ تو خود دیکھا بلکہ قصد نہیں کہے: گوئے چیزہ بہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

خانم: چیزہ بہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

گوئے: جا را (ریا) ہوئے چوں -

کوئی نواب: آپ کا میل والے میں نہیں تھا ہے؟

گوئے: چیزہ بہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

کوئی نواب: آپ کا عرض?

خانم: آپ کا انتظام کیا کہ دیکھا دو امراد نہ تو خود دیکھا بلکہ قصد نہیں کہے: گوئے چیزہ بہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

خانم: آپ کا انتظام کیا کہ دیکھا دو امراد نہ تو خود دیکھا بلکہ قصد نہیں کہے: گوئے چیزہ بہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

خانم: شکریہ، ہم اللہ جان کی کسی پہلو کی بھی؟

خانم: جنہوں والوں تو آپ جہنہاں ایک کہ ہم اللہ کی رہ گئی ہے گوئے چیزہ بہ کہ کہ کہنے کے کل جا نہیں ہے۔

نواب: آپ لے جائیں اپنے خانم صاحب، دل کے
آنے کے دوہدہ نال پیک
خانم: اونے بیچ، ہل کی بہار پیند شئین آئی آپ؟
نواب: اب کیا عرض کروں?
خانم: امرا کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا?
نواب: ہے، والد آپ بھی کیا کچھ رہی تھی?
خانم: آپ کہیں لو کچھ ہی آپ کی نوکری ہیں دو ہی?
نواب: تو چیز ہم اس بات کو چھپی؟
خانم: پاکئے، بس رتم کے لیے چھیڑے ہندوست کر
نواب: کم سے کم پاچھ توڑے لو کچھ گے?
نواب: پاچھ توڑے؟
خانم: حضرت کی عضت کا سوال ہے نواب صاحب?
نواب: اس کے لیے تو میں گاہل جاتا ہوں گا?
سواں لیتے سردار، اور میں کہیں چھد سے بات آئی ہے?
نواب: تو چیز ہم آئی ایہ جائے پیلے.
نواب سلطان: کس کس طرح سے موسی کا رسول گیا
کس کس طرح سے موسی کا رسول گیا
غیر مال کا نام بہت بہت سے کلکتا گیا

سماج: 

بیا: 

کوئی نواب: آداب

کوئی سامح: تکریف رکھی، اسم اللہ اسم اللہ تکریف

رکھی: اسم اللہ

میر مشاعرہ: کس کس طرح سے موسی کا رسول گیا

گیا: اسم اللہ

نواب سلطان: ارشاد

گیا: بیا عرض کیا ہے۔

سامح: ارشاد

گیا: خبر ہے آپ میری بہانہ ہیں

کوئی سامح: خبر ہے آپ میری بہانہ ہیں

دل چیز کیا ہے آپ میری بہانہ ہیں
اک بار میرا کیا مان لیگی
سیمین : بیجنی، بیجنی، انتخاب، بیجنی، بیجنی، بیجنی، بیجنی
بیجنی، بیجنی، بیجنی
گویا : اس ایمن سے آپ کو آنا ہے بار بار
سیمین : اس ایمن سے آپ کو آنا ہے بار بار
گویا : دوبارہ ور کو فور کے کچھان لیگی
سیمین : واد واد، بیجنی، بیجنی، بیجنی، بیجنی
[لیس منظر ہیں] آم آم
نوواب سلطان: جڑب-۔
گویا : ہی-
سلطان : ہی نقل-
امراہ (لیس منظر ہیں) : اس ایمن سے-
سلطان : آپ کی تو معلوم خیال ماوی-
امراہ (لیس منظر ہیں) : اس ایمن سے آپ کو
اس ایمن سے آپ کو آنا ہے بار بار
گویا : حضرت، جان کی امان پاٹل تو کچھ عرض کرو
امراہ (لیس منظر ہیں) : آتا ہے بار بار
سلطان : کی؟
گوَبر : یہ غزل میری نیشن ہے
امراُہ (پہلی منظور تھا) : دیوار و دیوار کو فور سے
گوَبر : امراُہ جان ادا کی سے ہے?
سلطان : امراُہ جان؟
گوَبر : نہیں ہے
امراُہ (پہلی منظور تھا) : چپچپان لیئے
سلطان : تم نے تو بیاں تام پہلے کچھ نہیں سَلا
امراُہ (پہلی منظور تھا) : دیوار و دیوار کو فور سے
گوَبر : حضور
امراُہ (پہلی منظور تھا) : چپچپان لیئے
گوَبر : امراُہ جان کی تخفیف کرنا تو سوْرج کو پچاگ
دکچانہ ہے
امراُہ (پہلی منظور تھا) :
گوهر : خانم صاحب آداب، خانم صاحب

خانم : کی لوار سلطان، حضرت شیام، تنلیم

سلطان : آداب

کیہاءحضرین : ضیاء، آیتی، میان، بیہان آنے کے

حضرت بکی بیہ

امراہ :

آن آکھون کی مستی کے
آن آکھون کی مستی کے مستانہ بزاروں پہیں

مستانہ بزاروں پہیں

آن آکھون سے، والست
آن آکھورس نے وابستہ افسنے پھر افسنے پھراور بھی آئے آئے پھراور بھی آئے آئے پھراور کی مستقیم کے اک تم نے شیئا اک تم نے شیئا اک تم نے شیئا اک تم نے شیئا انکھی نہیں اسے کہ لئے اسے کہ لئے اسے کہ لئے اسے کہ لئے دوبارہ پھراور بھی پھراور بھی ان آکھورس کی مستقیم کے مستقیم پھراور بھی ان آکھورس کی مستقیم کے اک صرف بھی نے کو اک صرف بھی اک صرف بھی نے کو آکھورس نے پھراور بھی آکھورس نے پھراور بھی کہنے کو تو دیا سب کہنے کو تو دیا سب
سچ ناحیہ ہزاروں پین
ِ ہے آدمی کی مسیقی کے مستند ہزاروں پین
ِ ہے آدمی کی مسیقی کے
ِ اس شعر فروزان کو
ِ اس شعر فروزان کو آندھہ کے درختے نو
ِ آندھہ کے درختے نو
ِ اس شعر فروزان کے
ِ اس شعر فروزان کے پہلوں ہزاروں پین
ِ پہلوں ہزاروں پین
ِ اس شعر فروزان کی مسیقی کے مستند ہزاروں پین
ِ اس شعر فروزان کی مسیقی کے مستند ہزاروں پین
ِ اس شعر فروزان کی مسیقی کے مستند ہزاروں پین
ِ اس شعر فروزان کی مسیقی کے مستند ہزاروں پین

سمجھیں : مشهد اللہ، وہا، وہا، وہا، وہا بھیت خوب
عذت وہا کہ یہ روزہ نہ آپ کا
سجان اللہ، کیا بات ہے، ایک ایک شعر
مودمن پین توان کے ایکو کے وہا، وہا، وہا، وہا.
امراہٰ:
کچھ
کوئی لوکی:
بسم اللہ کی حسین تو دیکھو، ذرا ایک لوکی:
کچھ کچھ، چھیر کوئی لوکی:
بسم اللہ اب حرم آی گا
امراہٰ:
خدا کرے تین آئے اے جین
لوکیان:

کوئی لوکی:
کمال نے بس لیں بنے باہم کشیدہ چلانہ کیتی ہے
لوکیان:
باری تو بجھا کی، باری تو بجھا کی
گوہر:
کیا تو بہار تھی، بچھانا بچھادا تین کھیلہں کے
چھاہا
امراہٰ:
خانم نے تینوں معاف کر دیا اے خانم تینوں معاف کر دیا تو اور یہ
گوہر:
کریں پہلے تو ان کے پہلےئے کا سماج
ہو---
امراہٰ:
کچھ
گوہر:
تو باہر کچھ والا
اذکر: 
کہون؟
گوئیر: 
کہون سونے کی پانی اشرفیال
امراط: 
کیا بھجرا کا بیجات شہ؟
گوئیر: 
نواب سلطان نے دل دی تھیمن پانی سمن نہ
رکھ لینی۔
امراط: 
نواب سلطان؟
گوئیر: 
ہون
امراط: 
کون نواب سلطان؟
گوئیر: 
وہی جھنچوں نے کل تھیمن-----------------------------------------کہ بار دیا
ہے۔ ان کے گھر تھامار ملائمت کی بات بھی
چھل رکی ہے۔ اہوتوں نے تھامار غزل مینڈیوالی
ہے جو کل گانی تھی۔
امراط: 
جب وہ بیلال آینے گے تو اغیان دے دو
گی۔
گوئیر: 
عہدہ ہے۔ ائمہ کو دے دیئے ویلی اگر آپ
میرے پاضقہ جؤانیں تو مگر کہک اشرفیال اور
ل جانیں، ہون۔ ائمہ، ائمہ تو چھپا لوا۔
امراہ: کیون پر تو خانم کو دیئی ہوئی گئی؟
گوبلر: ایفے، افتحر بنا ہے کی ضرورت کیا ہے ہے۔ تم نہیں بتا رہا تم خانم صاحب سے مل لئے۔
گوبلر: تشريف اللہ پر حضور آپی حضور۔
امراہ: تشريف
نواب سلطان: آداب
امراہ: تشريف اللہ پر
سلطان: جہاں یہ پہ بھیت کم آئے ہیں۔
امراہ: اب تم اپنے بھی جگ جیہن بھی، نواب صاحب
سلطان: آپ نہ کی چھوٹی تو آئے ہیں۔ ورنہ ہر گز
امراہ: تم جانتی ہوئیں حضور میرا دل رکھنے کے لئے
سلطان: اپنا کہد رہے ہیں۔
امراہ: میں اپنا جان، دوبارہ، اس رات کا جادو ازا ایہ شیطان اپنا معلوم ہو رہا تھا جیسے آپ
صرف جارہے لئے گا رپی ہوئی۔
امرأة: تو بہتر کس کے لئے گا ری ہم ہے۔ اس خیال میں آپ ابھی شعر اور موسمیت کو ہمیشہ والی خیال کہتے کون؟
سلطان: بہ خوشی میں تم تو داد دیتے میں جہول گے۔
امرأة: کونی داد دیتے جہول جاتے، ان سے ہری داد کیا ہو گی?
سلطان: وہ نظر چی ہو آپ پھی چیتی?
امرأة: اے، جانتینہ ہوئی ہے ہندی کر لیتی ہوتی?
سلطان: انتہا عمید کلام کو ہندی بننے کا مرض ہی نہیں?
سبحان اللہ! کیا ادا ہے?
امرأة: حضرت کہا تو شعر کہتی بیتی?
سلطان: شاعری جاری ہو سکتا کہ بیچ بھیتی، پانی، تھانی
ہو گلگتے نہ ہو گی کونی شعر جو جاری لو پہی بات دوسری ہے?
امرأة: یہہن مجھے نہایت سے ہے۔ کچھ گلگتے، ہا آپ کے سامنے لو جاری آواز بننے کے
امراءٌ:
الل‌ه‌ا، اب سانیٰ جگی
سلطان:
اجہا، ایک شرط ہے!
امراء:
مختصر ہے
سلطان:
آپ اپنی ہو گیا، تمہارے دو ذکرے
امراء:
ابن، مائی جگی تو کیا مائی، نواب صاحب
امراء:
سکھنے، بم
امراء:
اب اور دن نہیں، سانیٰ جگی
سلطان:
چند شاعر عرض پین
امراء:
اشاد وک
سلطان:
کس کس طرح سے میرے کو نہ رسا کیا گیا
امراء:
غیرون کا تام میرے لیو سے لگتا گیا
امراء:
کیون آج اس کا ذکر نہیں خوش نہ کر سکتا
کیون آج اس کا ذکر نہیں خوش نہ کر سکتا
کیون آج اس کا تام میرے لیو سے گیا
امراء:
واد سراج اللہ
سلاطین

امراة

آداب، یہ کیا ہے
ان شعروں کی تیمِت آیک غزل شنیں بلد ساری
غزلیں بین
سلاطین

امراة

آپ جسیں شرمنده کر رہی ہیں امراة جان

سلاطین

امراة

آپ کے قائل شنیں،
kیون آپ آس کا ذکر ہے
kیون آپ آس کا تام میرا ہن

سلاطین

امراة

واہ، کیا زیمین نکال ہے
پیش آپ اپنے آپ طریہ مشاعرے بنا تھا، وہیں

سلاطین

امراة

پیش آپ اپنے؟!

سلاطین

امراة

پیش آپ اپنے تباری نصیب ہے

سلاطین

امراة

پی اور، آپ کہی گئی پیش آپ کا؟

سلاطین

امراة

جانے دیکھی نواسے نواب صاحب اب تو کہنے گئِی ہیں

شیخ رضا
سلطان : کہا جا گیا تھا تو وہ اس کے لئے نہیں پیچھا کریں، امرا۔

امراء : اس جاں میں اس کا کو چاہو گیا- کہی ہیں شمع کی روشنی کی جب چھیڑ جا تیں ہے-

سلطان : اگر تم کسی کچھ قائل ہو تو غیر مدع کے لئے خاضع ہیں。

امراء : یہ ہے، نواب صاحب آپ تو نہ جاں کی سہی کریں، کونی بات کسی تو نہو تو لیکھ گولو کریں。

کہا جایے ہے :

کونی عورت : احترام
خانم : لسما اللہ، وہی رہی ہو تھم。
کونی نواب : آداب
کونی عورت : اوثان اللہ، کتنی پیاری ہے-
کونی : آ، بہ-
کونی نواب : خانم
خانم : آ، بہ- کونی نواب : بہ ہے آمراجع جان کے پاس کتنی زیادہ ہے- صاحب
خانم : ءی تو کوش را ہے، نواب صاحب، یہ سلطان نے کھیا تھا کیوں?

کوئی نواب : آپ ذرا بیھان آئے - باب سلطان کے پاس نے نما عزت رہا ہے، خانم - سلطان کو بھی پہیڑی نے پہچایا کہ ہم بیھان آئے ہیں - خانم : نواب سلطان! ءی آپ کیا کھیا رہے ہیں؟ لو اب صاحب - ان سے آپ کیا کھیا ہیں؟

نواب : سلطان جان اپنا بھا ہے، خانم - خانم : اپنا بھا - نواب (سلطان کا باب) : اس کی کن سے اگر چہ علیکم ہو گی ہے، گرم خانم : آپ خاطر سے رکی، نواب صاحب سلطان کا باب - نواب امراض کے لیے پہلے ہیں - اب آپ کی رکیے -

سلطان : آپ نے ایک ایک مینگ سیل پھیل دیا ہوا کر ہی امراض روکیے، بنا بچھن نئی نئی آئع - امراض : اب تعم کیا جواب دیں -
سلطان : کیون؟
امراہ : اب آپ ساتھ بیل تو گھوں بچیں شیئر نہ یاد ورنگ گھو آپ نے بچیں کہنا ضرور ہے
سلطان : بچیں معلوم ہے، تو کہنا ضرور ہے میں جاں
امراہ : جیسا تسرہ اور گلھو نہیں
سلطان : اب کی شاہی
امراہ : اب کی شاہی
سلطان : افوہ، سئیح جیسی
امراہ : سئیح جیسی تو رہی پین - زلفی جیسی گھشتائیں،
امراہ : آکھیں ہیں بروان؟ تو ہوئ ہیں گلاب کی
امراہ : گردن جیسی صنیع پہ آپ کی گزل
امراہ : بائیں، تم آپ سے باہم شیئر کرتے ہیں
امراہ : جیسی گزل کہنے پین؟
امراہ : اسپہ بھیجی، خاہات ہو، تم سے لینہ پین، شاہان,
امراہٰ: آپ کی کوئی کام نہیں۔
کل (خان): گھاڑے گھاڑے، رک کیونہ کچھ نہیں کیسی کوئی گیر

امراہٰ: کون ہیں آپ؟
خان: گنا سنتے آنے لگے بن۔

امراہٰ: نا
خان: گھاڑے گھاڑے کیا ہوا مراہ صاحب خانصاحب، دواوئر

بیا: تشریف لائیں گا۔
خان: کیونہ؟

بیا: پچھلے کرتا ہے، ہیں سے کہو، تم جہان شیخ
خان: جاں بھی کہتا ہے، وہیں سے ہوئے، تم جہان شیخ

بیا: اولی، تو کیا زبردست ہے؟
خان: زبردست کی کجا بات ہے، رئی یا کوشا سب کے لے دوتو ہے کیہ جرام کے ہن کا
باد : قیام کیا جان؟ جو گھٹنے سے مال نکلا گیا،
خان : تو کیا تم مال خرید کرنے کو پہچنی تھیں؟
باد : آپ کسی اور وقت تشریف لئے
خان : ہمارے لوگ واقع رو ہیں، بیشتر ہے کہ دیا تا کہ کتی بھی نہیں سب سے اچھی ہیں گا
باد : بہت رنگ پنے اشک کے پنی آ
سلطان : بات کہ جو بھی کچھ خان صاحب
خان : ے، یہ لوگ بچوں سے بھی جھرے ہیں کی جراث کر
سلطان : بات سنجید کے پات کیئے، شاید آپ نے شریف سال کی صحت کھاآئی اشکائی،
خان : تم نے لوگ بھیت شریف سال کی صحت اشکائی ہے تاہم جو ہیں کچھ کیا ہے کر لئے
سلطان : جب بھی میری فرمیہ اور خیال سی
سہ بھرنہ مزہ بھیجا دیتا ہیں
خان: رشتی کے کوشش پر آئے ہو اور ایم چیک سے

سلطان: بہت خوشی کا مکا کو ہلاک

خان: خوش متعارف کے چھوٹے سے ندے رہنا، پھر تلوار

سلطان: چکسی کہ آپ نے؟

خان: بہ اکثریہ غیر میں نے خان صاحب، آپ ممتاز

سلطان: کا شوق ہے تو بابر آپنے لو جا کر دو دو

خان: میاں صاحبزادے اگر تم خود پھونے ہاں

سلطان: ہڈہ مروئیں سے لازم گے تو چکر کھا جائے گا

خان: اور ے بہاری ایم چیک رونکی نہر گے

سلطان: دویل، مروئی

خان: خان صاحب

سلطان: کیا ہوا، ارے ہی کیا ہوا حضور گم چپی

خان: جادیں ہیں سمجھ جو لوئیں گی

سلطان: نم ہیں چاک گی

خان: آپ پر جادیں نواب صاحب، خواہ ٹھوہر بدنایا
مولوی

آپ پچھلے جاہیں ورن خون کے مقدرے بھی
چھس جاہیں گے
کہہ دیا ہم شیئن جاہیں گے
لیے زندہ ہیں!
ہوا ہیں?
الیہ رازمادہ کئیں مرتے بھی
خدہ کے دائیں آپ بیچان سے پچھلے جاہیں
آپ کو میرے سر کی فتم-

خان

بے اللہ

اعلی مورود کو اٹھا کے گیل بھی چھیک دو-
بعد سیمن دبکا جاہیں گا———

گوہیر

واہ-

وہ جو پچھلے پین سوگ بھین زلف رسا کھولے
ہوے حشرتین میری شرکیہ بزم بر میں جو گئین
کہ: نہت مہم - لوئیٹ اک ہوئیا کو مت ستاد کل رات
ت پچھلے گرم ہے-

گوہیر

ارک خالہ، کوئی پچھلے وہا گرم ہیں ہے
نواب سلطان کا گھم ہے اور وہ ہے جارہے
اپنے ایلاؤں کی گوہ ہیں سرم صمیم کے نیچے ہیں۔
اے اور کیا اس زمانہ میں کوئی سہا عشق
کرتا ہے؟
گوپراہ : بہو
باہر : خدا جموں شہرا دن بdale ہزارہ زمین میں عاشق
ہووا ہیں ہے یا تو کچھ ہو گیا ہے یا
کسی کو اپنا کر لیا ہے اور ملاقات صاحب
کو یہ دوسرے مالیہ کا جوڑا ہیں یا کر نہ ہے
کہا نے آنے نہیں نے باہم بھرے کے نیچے
لیا ہو دو ان اور ایک کا دن جہانت میں ہو
گے ہیں، کہنیں ہیں۔
گوپراہ : وہ کہا تو بھی کہ بلا ایک زمانہ کا ایک
عشق، بہو، سرمیں بال ہمیں بیٹھ ہیں منہ دانت
ہمیں لینے نے ہی پہچے جاہانس جاگول کی چاگر اور
نام ہی نواب جعفر
امراہ : ایک پچھاڑ کہتی دو
کے، نواب جعفر کو؟
امرأہ: اول، ہیں
امرأہ: تو نے خاچہ بی پیرہ بن نہ
تو نہیں نئی تھی کہ نے خاچہ نہیں پیرہ بن نہیں شیئن
سلمان: جواب لیتے جاود
امرأہ: اگر کو ہو دیکھو تھا، کرکے کر پھر کا دیکھ لیں اپنے پہلے پسند کے پھیارے نہیں کہ یہ اپ بھر گزر نہ آکر لگ جب نے نواب نہیں
بابر: ووست پینہ صاحب رضی اللہ علیہ فرمت
کوئی خادم: آداب، نواب صاحب دیے ہے آکر گے
آپ کو میں پناہ ہے
امرأہ: کون، نواب بھی صاحب کی نگلی؟
خادم: بہ پال
امرأہ: دشمن
بن کو لیں: آداب، تشريف رکھیں ہے تو نہیں سے نواب
سلطان کے مکان پہ گھڑ ہو بھی - انہی کئی
شیخ آن ہے - شاہ ء ان کی میان کی طرف زیادہ
خراب ہے -
پیشر (لدن کی مال): جیہاں یہ ہے کون نہ ہے؟
پہلی جیہاں: جیہاں ہے؟
لدن کی مال: جیہاں ہے میں جانئ تو نہیں - جہاں نہیں کون نہیں
جانئ ہے -
امراہ: جانئ ہوئے لو پچھنا کیا?
لدن کی مال: بی ہی بی، تم سے کون بات کر رہا ہے؟ تم تو
ایہ جیہاں سے پہچہ رہی ہوئی - جہاں میرا مرض
کہانی ہے تم سے بات کرنے لگا - تم ہےکی
آودھ ہو -
بنگ کی جیہاں: لدن کی مال، ابنا گھوار ہیں دکھانا ہے تو ہے -
بنگ کے پاس جا کہ ہوئی - بنگ کی جیہاں: تو ہے
لدن کی مال: ہوئ، وہکی فرما ریزی ہیں - جہاں ان جیسی ہیں
ت تو چلنا میری کیا ضرورت ہے?
بنگ کی جیہاں: تم جانئ ہو کر اٹھاۓ ل جوٹی -
امرأة: جان ذوي دينيك، موني سبلي سبلي ست.
لذن كي مان: اري، توبكي ن دول رثن يي، شئن تو تيره.
جموك كيكر كي دا دبا دول كي بان.
بن كي جانم: كيني، بد ذات
لذن كي مان: پان اللہ پان اللہ.
امرأة: جان ذوي دينيك، جان كي دينيك.
لذن كي مان: چاوا
امرأة: نشوري بورزي يه.
لذن كي مان: پان اللہ، ارس چاوا.
ايك عورت: كيا حواء، كيا حواء?
لذن كي مان: اک رثن ين ين مار كحلواني ين.
بن كي جانم: تور، ان كا انتام لين جانلي ين.
ايك عورت: آخور تم اس موني چهل كي دين كيول.
لذن: جانم آپ كي قمن امال، جان مي لن اس كيه
خمي كيا، ين خور جيه ككري كحل كيه، ين سو
كي آلي غت، كشمي بنان اس بيه جا ريا كوي.
سنا ئہلیہ ANN

اک بہت: اولی بہت تسمین کو خواہ شوہت
بہت اور وہیک ان بیانے کو جلدے کے لئے۔
لذا کہ نال: ایسے سیکن کوہی کوئی نہیں کہ اس مونی
رہی تھی! کا یک بہت اغنا مجموعہ اردی، ان کی تو
پہچان کی سے چوں پہنا چاپہ، بالق

سلطان: امرا

اراما: ملا یہ لو کوئی ہو شریف لسی
سلطان: کیکی تم لو چاپہ ہو کہ تم دبان شیئ اس کے
اراما: اور تم پہنئے شیئی آ سکیے

جوہری: صلح

خانم: آیا، آیا یہاں پہیلی ہو دو ہوئی کا کہ
گنا تو، پہیلی دو ہو گیا دوی۔
جوہری: آپ نے چاپہ؟
خانم: کیا؟
جوہری: تم بہت جو گھوڑوں گھر چپھری ہو گئی
پہنچ کا افتکار چیئی
خانم: کتنہ کہاں پوری ہو گیا؟
جوہری: سب کچھ تو ہیک ہی۔ اب روی کیاہو دوالگکے زورات بنے گئے
خانم: کیا جنابا زور بنی پوری ہو گیا؟
جوہری: ہی ہی۔ بھگوان کا لاکھ لاکھ شکرے بہ کر آپ کے زورات دکان پہ چنے۔ اس لینے کے
شکرے پہ آج کل شہر میں میت پچھلائیں جو ر
یں پہنی۔ نواب گلڈ عالم کے پال جوہیں۔ لال بر
پھر کے پال جوہیں۔ اب آپ کے پال میں
ہو گیا۔
جوہری: اندرہ پہ مرزا گواری ہاچ کے جیان پہنی۔
شہر کے سب پور طلبہ ہو گے چنے۔ دونوں
کانوں پر پاتھ رکھ
------------------------------کہ بھار کا شہبہ۔ اب نئے کہویں پھیلی فضیلت
کہ چوہاہڑے آپ سے۔
کوئی خادمہ: بابی، ایک نظم صبح سے تل آل بین آپ سے
خانم : کئیم صاحب؟
خادم : نہ
خانم : بلاقا، بلاقا، ہر کوئی، ذرہ پھرہ
خادم : نہ، انھاں
خانم : پنال بھی
جوہری : نہ
خانم : چدی اچھی لڑکی کمے میں سے جاود
لوزیان : نہ، نہ
جوہری : نہ، بھی
خانم : یہ، بنانے کے ساتھ ان کے کریں شلن،
موقع اچھا ہے۔
خادم : تحریف لپیٹے۔
خانم : آمد
جوہری : بھیل
خانم : آیتے آیتے، تحریف لاییہ، بھیہہہ۔ کبھان کے
آئی جنہ آپ؟
جوہری : کیا نہاہے؟ سیہیل اور لوہے کوئی نہیں؟
خانم : سیہیل کون ہے؟ آپ، بھیل اور لوہے لوگ
میرا نام نواب فراغتا تھاں تھا ہے۔
خانم ہے?
عیسی صاحب کی والدہ؟
آپ بہم اللہ جان کی امان پین تھا؟
بی بال کچھ ہے?
خانم ہے?
شہنہ بھارا اکثرا لہکا ہے۔ بہت نازول سے پالا ہے۔ ہی اس کی مگھیت اس کی بچا کی لڑکی ہے۔
لڑکی کی گال چھٹھی ہیں ہے۔ لین شادی کے لیے راضی نہیں ہے اس وہ سے اس کے بچا نے
اٹ جانئے گے علیکہ ہیں دیا ہے۔
آپ تھے پہ انا احسان کچھی شہنہ کو شادی کے لیے راضی کر دینگی تحقیری لڑکی کا عمر
کھرب کا گھر ہے۔ بہت نگریا اس نواب شہنہ ذیتا
خاں اس سے دل اور پی لی۔
لکین کیسی ایسا کچھی کہ یہ گھر تھا۔ ہو نہ سے
تھا جاں
خانم ہے?
نین تو آپ کی لوئی ہوئی ہوی۔ خدا نے جاپا تو
وئی جو گا بھی آپ نے ارشاد فرمایا۔
گنگ ہے، خانم کی ہمیشہ کی کبھی کبھار ہوئی ہے۔
کیا میں سے سے سے سے سے میں کیا ضرورت ہے؟ 
تم لو آپ کے پاس کی ننک خوار بنی ہوئی۔
ایچ چہ آپ اجازت دینی۔
ایچ چہ خدا حافظ 
آذار
حضر کا مزاج کبھی ہے؟
اتھانش
خانم
خدا کا خوش رکے تم لو دما گو پتیں۔ چڑھ کر
باجین چھوٹی لڑکی وہی کہ چھوٹی لڑکی رہن
گئے۔ آپ کے باہت کے دیکھنے دالے اس
وقت اپنی عورت سے کر حاضر ہوئے بولے۔
اجزات ہے، عورت کرولے۔
شہر
فرماے
خانم
بڑی بی، بڑی بی
خانم
ئی دوشال کہل بکھ کے لئے آپا ہے۔ سوداگر
دو نزدیک را نہیں میری نگاه میں ستم مدھما ہے۔ یہ سو مین سمنگی نہیں ہے حضور پور شکر کر دیں تو آپ کی بدولت اس پر عالیہ میں دو شالا نو اور الول

بسم اللہ : آریا

خانم : بھیبھیکی، تو بھارے کہ میں نے بولنا تھا تو آپ ہیں ہن فرماشیں کیا کرتی ہے۔ آج ایک بھاری میں سکی۔ اولِ، نواب صاحب، گن سے سوم (شوم) جبلا جو چندی دے جواب۔ چڑھے تو ارشاد فرمایئے۔ بان ہی سے نے سکی۔ خانم صاحب، اس دو شالا کی لو کوئی افقات یہ شیش گر

خانم : کیون ہیں یہ وقت؟

خانم : کیون ہیں یہ وقت؟

خانم : اب تم اس قائل نہیں رہ ہے کہ آپ کی فرمائش کو پورا کر سکیں۔ بات تقسیم، اب تم اس لائن ہو گی کہ اپنا ہی نہیں کسے یہ دیا تاہم اپنا یہ دیا تاہم اپنا یہ دیا تاہم اپنا یہ دیا تاہم
شجہا: نہیں میں کہتا ہوں، خاتم صاحب آب خانبدیہ نال
حالے۔
خانبدیہ: تیر میل، اس لئے تیلہ رہے تو لوٹنے کے
مکان نک آتا چاہیے فرض نظر حضور کو معلوم
شجہا کہ شیواکاہ مہار پیپہ کی میت جو کی
بئین۔ نہیں مروت کریں تو کچھ کیا؟ یون آپ
کا گھر ہے، آپ آبی بن منجی شین کرئی
گر آپ کو اپنہ عزت کا خورد خیال چاہئے۔
واقعہ، میں سے ہری غلتی جوٹی، اسکھے کھدی ہ
آئی گا۔
لبم اللہ: تم تو باکل خفیا ہو گے ہوں میں شجہا شین
جانے گا لیکن۔
شجہا: کیوں، چیلی ایرویں جلکے سے اٹھی اور بہ
عزت کرنا اپنا ہے؟
امراہ: نواب صاحب، نواب، صاحب
امراہ: گنتی طوفان انہوں نے لیا ہوا، دول گ
شجہا: خاتم صاحب اپنہ اپنہ دن ہو گیا۔
لہم اللہ : کیا کہر رئی ہو، نواب سلطان کے نام محبت نام؟

امراہ : کیا ہماری بہن عمرانہ کہیں؟

لہم اللہ : شخص تکہ کہ اور عمرانہ کہیں؟

امراہ : سلطان کے لے جو گاؤں جو ہو جو نے تو در ہے کسی وان ان کے دعاوے چاہتے ہیں توتے?

امراہ : بھیت پھیک رئی ہو، گلگت سے نواب عمرانہ صاحب کا غم پھیک کم ہو گیا۔

لہم اللہ : ان کا ذکر نہ کرو جب چھپے ان کا تام آتا ہے نہ نہیں دنیا سے نفرت بھونے گلگت ہے۔

خاص طور سے امل سے

امراہ : کیون ہم صاحب نے کیا کیا؟

لہم اللہ : شخص صاحب کی موت کی زمیں ہورنی پھین نہو ہے انہوں ان کہ کچھ اگ سے ہو مرتے۔

امراہ : بھیت لہم اللہ، تم تو ما لکل نہ ہے۔ کہہ
(60)

ہم اللہ : اور وہ امریا کے ہم میں سماج کی ایک باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
امریا : امریا کے باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
ہم اللہ : وہ امریا کی باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
امریا : امریا کی باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
ہم اللہ : اور وہ امریا کے ہم میں سماج کی ایک باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
امریا : اور وہ امریا کے ہم میں سماج کی ایک باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
ہم اللہ : اور وہ امریا کے ہم میں سماج کی ایک باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
امریا : اور وہ امریا کے ہم میں سماج کی ایک باہمی ثقافت کا حامل ہے۔
گوری: نے گوپر مرزا کے پاکل اور نزبان دوولی گحس کیے

امروہ: بابہ اللہ شین نے کیا، کیا؟

گوری: کیا تو سب کچھ شین نہ یہ پی بانی، نواب سلطان کی جوابی کے چھا رگا لگا کے پاکل لئے گے۔ ہے حضرت اپنی بیان اہال جا ان کے بچاریاں کہلے جنہیں جب بندی مشکل سے جب ان سے ملاقات بوئی لئے شامی کے تنبی اور جبہ کے تکہ نسا سا کے نزبان گحس قی. (ع) کیا ہیں تیرے عشق وہ نے دل نے کیا؟

امروہ: کیا کیا نواب صاحب نے

گوری: ہال، ہی کیا کہہ پین (ع) ذکر اس سبزی پی کا اور نیار بیلائ اپنی نزہ پہنے کر گزائے نے کچی صورت امروہ جان سے اپک باہ طلاق وکردیہ۔

امروہ: نواب بیہس صاحب کے بان جاکر لوшки بھر کرپین والا ہی۔
ان گئے آفت میں بجول گئے۔ بھارا قام (قوم) میں بجولی، بھارا پان دی بجولی بیہارا حق؟ دی بجولی۔

مال، اک گھر ہے، اچھی لے آئی بنی۔ صحیح کے گھر شام کو آو گے، مęb ومعلوم بنی چلد。

ہی زمین جانندے میں نظر آتی ہے چمک
سرخ پھولوں سے مہاج شتی پین دل کی رائیں
سرخ پھولوں سے مہاجر شتی پین دل کی رائیں
dل دل دل تیری آواز بالائی ہے تعمیل
دل دل دل تیری آواز بالائی ہے تعمیل
ہی زمین جانندے میں نظر آتی ہے چمک
ہی دل تیری کچھ دستک، کچھ سرگشی سے
ہی دل تیری کچھ دستک، کچھ سرگشی سے
رائے کے نچلے بھر روز چھاغی ہے تعمیل
رائے کے نچلے بھر روز چھاغی ہے تعمیل
ہی زمین جانندے میں نظر آتی ہے چمک
بر طاقات کا انجام جدائی کیونہ ہے
بر طاقات کا انجام جدائی کیونہ ہےاب توہر وقت بھی بات سنا کی نہ تمین
اب توہر وقت بھی بات سنا کی نہ تمین
ہی زمین جانندے میں نظر آتی ہے چمک
زندگی جب جنگ نزدیک بہم بنی لاتی ہے تعمیل
گوہر : سنو
ہسپم اللہ : جول
گوہر : لو اگلہ لہم اللہ
ہسپم اللہ : جول
ہسپم اللہ : امرا تو نواب سلطان کے لے جا ان دیت سے
گوہر : جول
ہسپم اللہ : اور ہمارا کوئی شئ کہ ہے
گوہر : اچھا تو عاشق ہجر کا ارادہ ہے?
ہسپم اللہ : تو اکیلہ مین اور کیا کریں، این؟
گوہر : تو یہ ہوتا ہے?
ہسپم اللہ : کیا راستہ ہے؟ جول?
انمان : ذاکو
گوہر : تو یہ ہاوا?
انمان : ذاکو ہوا؟
مولوی : چیا وہاں چاھیا?
گوہر : کے لے گیا
مولوی

بال، وہ دکھو، وہ جا رہے

قومر

خاکم

بِہمُ اللہ

پیاگ، ا(/^

حضرت

میری بھی کو لے گؤ، آیے، بیا،

ان کے لئے ای کل جاتی نہ روز روہو کے صبر کر

جنتی

کوئی خادم

نگم صاحب، نواب صاحب بابر بہت پین

آیتے آیتے:

سلطان کی مثال

نواب صاحب آیے بیتا؟

خادم

بال

سلطان کی مثال

بیتی ذرا دلائی (دلونی) دیبا

خادم

ہی

سلطان کباب

آداب، تم پیال شاہ آں وقت آس لے آے لتے

کہ جاں بھجوئے بھائی کی بھی فاطر ظل

رکے، اب جوان ہو بیکھی ہے اور بی لوڑا آپ

جانی پہن کہ جاڑی چھپھی چھپھی نہیں سے سلطان
سلطان کی مان: گرر تم نہ پہلے ای کہوا چھ چھ چھ چھ کے آپ
کی تختیئے سلطان کا رشید خان منتظر
شیئن، اور پھر پھر رشید تو اس وقت بھوا
طاچ قلب بندی آپ کی طلاق میں تجھے
شیئن۔ آپ کی ذات سے تجھے کیا ہے
ازنگلار اور تکلیف کی بنی بنی بنی بنی بنی بنی
مولا یا جائے
بھیل- بھیل کہ بھیل ہمارا میرا آپ ہماری
کھیرا (ناہر و صلاح) لینے آیے کیے بھیل۔
سلطان کا باب: لینے کم ای کم سلطان نے پھچا گرا۔
سلطان کی مان: سلطان سے! اس سے کیا پھچھدی اس کے
اپنکی بيت کی خیال میں سے پہلا کر اور کس
کو ہو سکتا ہے؟ یہ معلوم کیا ہے کہ منفی
مرادوں نے اس کو پاالیا ہے، کس شان سے
اس کی پھورش کی ہے، مثل ہے، اور پھر
نواب صاحب اس کی پھورش کے لئے منفی
آپ کے ایک کوری چکھنے کی اہلیہ احسان مند ہیں۔

سلطان کا باب جگہ ہوئی، تھانم تریخ سلطان کی بہتی چیز کے
لیے اس رہتی پر زور دے رہی بیٹی۔ آپ
کو شاندر معلوم نہیں، سلطان بھیک رہے ہیں۔
آپ سے اب کیا کہول، سلطان کو گھومن پہ
جانے کے باتیں۔

سلطان کی مان جہاز، جب میرے نہیں پہ الزام لگا، سلطان
کی بہتی چیز کا ذیل آپ کو اب آیا ہے۔ اب
کہ کب سکر قلی اس بن کہ یہ کہ
اُجھ کہ پھر قائم بنا۔ اس کے ہی اس لئے
پھر آنے تھے ہیں لیا انہوں گربانیاں ہیں تو
منہ یہ اس کی دکھائی آپ نے اس کہیں خام
جان کے بھیب کر اہل کا جا پھر اور اب بھی
ایک کے کو شکر پر ہی پھر رہیں بھی۔
سلطان کا باب ہوئی، کو گھومن پہ جانا تو نہ ہیں
کی وضاحتی ہی نہیں۔
سلطان کی مان: اونیں سجان اللہ اے بابا جاں تو رکھسیں
کی وضحاری سے اور بیتا جاں تو بھکر ربا سے
بیہب خوب جیہ خوب ارے ایہ کے خاندان
مین تو نشانی کریں سے اپنا خدا کہ کچھ
پچھلے رہے<
سلطان کا بابا: اوه، ایہ سے لو بھی کرتا بیاڑ بے<
سلطان جنارا اکوتنا بیتا سے اس کی شادی کا
فیصلہ ام کرین گے< تھم تارخ مقرر کی دیتی
پیہ-پکھنی ایہ کیا کر لیتی بیئن<
سلطان کی مان: اے جاہیہ، میرا پیا کچھ مرا دل سہی
زکحت گا< وہ میری مرضی کے خلاف کوئی قریم
نتیجہ ایشہ سلہ< وہ ایہا نہیں سے میری اس حالت
مین اپ میں اور تقطیف نہ<
ویہی اللہ ایہ بیان سے پچھلے جاہیہ< پا مولا<
---مولا ایہ کوئی ایہلی کالی ہل جاہی< تور
تم سلطان کا نتائح فورا پہچوا دیتے< بھی دکھتے
نواب صاحب کیا کریں بیئن< ارے کچھ نہیں
کرکتوں پر سلطان میری مرتبی کے خلاف کسی
شدتی نہیں چیس کرے گا یا مولا، یامولا۔
بلکہ شیٰہ، آمیں ہو یا نہ ہو جا
کہون دے سلطان کا نفاذ یک ہٹے پڑھے دوں،
شیٰہ، مولا مار کہجتا۔
سلطان : اٹھ دیں ہے آنی بہو
امراۃ : جب سے اسم اللہ پر یہ خامہ تھا گھرے
تکھ گھرہ جانے ہدی مشکل سے آنی بہو آپ
پرہیشان گلے ہیں۔
شیٰہ : شیٰہ میں اس قابل
نہیں کہ آپ کی پرہیشان جان سکون۔
ہماری پرہیشان لگنی ہیں بیان نہیں ہو کسیے
کہگا کہ تو کیکی، دل تو ایک ہو جاۓ گا۔
سلطان : اب کیا کہجتا، امراۃ
امراۃ : آپ کو آج تک نہ سمجھ کیا کہ گھر
ہے میرے ہم آپ کے تھے کولی ہو گئی دو چھوٹی نہیں اور
کہگا کہتا ہے تھا آپ کی دنیا میں خاص ہد
سے آگے نہیں بہدہ کسی۔
سلطان: ایہا کیون سویٹی بہو، تم نے کچھ صحیح
سے اگے آگیئے ہیں۔
امراہ: تو چھر بات کیون پچھنا رہی ہیں؟
سلطان: ایہا جان، نے کچھ تجارتی نہیں لی، اب
امراہاک تجارتی پچھنا پنا گے کہ تم ان کی
سہ تیہم یہ شادی کر لین۔
امراہ: لوکر لیجن میا شادی، آپ کے لئے کچھ سوت
سہ تیہم مظور ہے۔
سلطان: ایہا جان، اس کے سخت خلاف ہیں ہو تھے
گیارہ ہیں کہ تم ایہا یا ان کے خاندان ہو ہیں
کوئی رشکی کہن لیکہ، کچھ کچھ منہ تھیں ہیں آتے
کیا کریں۔
امراہ: بھی چھجکم صاحب کہیں، وئے کچھہ آپ پا ہیں
کا زیادہ ختم نہ ہے۔ تم سے تو بھی صحیح
صاحب سلامت رہی گی۔
سلطان: شاہید، ایہا جان کو یہ چھجی مظور ہے۔
(تین منظر کیہ کچھ آوازیں)
امرأة (ليل منظر) (ع) ن جس كی کئی
چکیدار: یت
امرأة (ليل منظر) (ع) شکل یہ کوئی
چکیدار: سنی
امرأة (ليل منظر): ن جس کی شکل یہ کوئی
چکیدار: خام ناصب یہ
فیض علي: آداب
امرأة (ليل منظر): (ع) کا نام یہ کوئی
خانم: آداب
فیض علي: لی
خانم: بیت
امرأة (ليل منظر): آیک اینک سے کا کیون تمین اک اینک
سے کیون تمین ازل سے استغفار سے ازل
سے استغفار سے
فیض علي: اچھا گا لینک وی
امرأة: آپ؟
فیض علي: نہ
پیشعلی: ڈاکٹر سٹیلس، یہ میں نے حسنہ بہن توں بولا ہے۔

پیشعلی: خانصہب سے بات ہوتی ہے ہے لیے?

آداب: ڈاکٹر باعث رحمت سے گزار رہا ہوں۔

پیشعلی: ڈاکٹر پہلی بار ہی جب رہائش گاہ سے گزر نئی روپہ تحقیق کی ہوئی جو اک بار ہی کیا ہے۔

آداب: جب کہ ہمیشہ پیلہ۔

پیشعلی: کیا گمر کہو ں سوچ کے رہ گیا ہو سکیا جان گیا؟

آداب: ہاں، جب کہ ہمیشہ دو چوپا جان گیا جان گیا۔

پیشعلی: ڈاکٹر سے بات ہونے کا آواز کے کہا ہے؟

آداب: تھھا ہے۔

پیشعلی: اچھا میں لگا؟

آداب: رکھ لو، بھیں ہے?

پیشعلی: اسے بھی تقسیم کی ہے۔ ہمارے لیے ہی لئے؟

مولوی: ہاں، بھی شے۔
امرأة: آپ کو پیند شئین آئی؟
مولوی: پیند تو آئی چی گھر کیا ہے، ہاتھ جہاں ہے چھہیں؟
امرأة: انہیں چھاہت کا کا کھوڑا?
مولوی: ارے ہی تو بھروسنا یہ ہے چیز بنن چھاہتا جا کے، آپ قیسی قیسی خیر، آپ حسن کے ہے، اب میاں میں دیکھو، آپ حسن کے ہے، خبرہ عمر کا کہ ہی اس ہی شکست چہ
امرأة: آپ کی بت اور ہے مولوی صاحب؟
مولوی: نہیں پہلی آئی چھاہت ہے چیز اپنی کو اپنا کر لو یا کسی کے ہو یا کسی کے ہو لو
امرأة: کوئی تو کی تھیئ
مولوی: بھر کروب تم کوئی تو کی بھی خیز نہیں امراہتمہارے
لی تو ونہ پھر ہے
(لیں منظر میں چھاہت آوازیں)
فضلعلی: نہیں چھا
امرأة: نہیں چھا
فیض علی: ہان، ہان، اچھا ہے - میں کچھ دروں کے لیے
اعدة گھر جا رہا ہوں
امراہ: کبھی?
فیض علی: فرح آباد تم جاگی؟
امراہ: خانم کی کسی ساتھ کچھی سے بابر نہیں جانے
فیض علی: تو کیا کوئی اہم وہی آریہ جو بیگم ہے؟
رایلا بھی ہیں ہیں ہون، وہ میں کو کچھ نہیں
امراہ: ابنا خانم سے لیچھے لون، نواب صاحب
فیض علی: نواب صاحب!
امراہ: کبھی کبھی ہاں ہاں کو؟
فیض علی: کبھی سے کبھی نواب صاحب اس کو، اپنا
فاطمہ: سلطان: امراہ، تم دوست دینے آگے بیٹھیں - کل حائرب
فاطمہ: خدا مبارک کرے مرکار، وہیں کا پول پالا۔
ہم صدقۂ مانندہ کا جوڑا کیا چپ تو
ہے۔ زمانہ کی جائے پر جھاڑو بند، مانندہ کا جوڑا تو نہ تم نے کچھ پھیلاؤ نصائے لوی، ہیں
و کہی لو

پہ لوئیسا کون قاؤ؟ تم کہو تو پاتھنہ کریہ باؤد
کے دالدلین تھیمانے سامنے ہیں کہ ہدف پہلوئی
ری چو ان دے لیں، ہی سب کے سب لیے
یو بھوئے ہیں، پھوک میں کچھ کرے پھوک

پھل خبیثہ چپھے کہ چپہ سامنے آ جا
تو کچھ کچھ بند جانی نہیں فرگی نے اس تامتول
بادشاہ کو کھو کا چکر رکھ دیا ہے سب کے
سب عیاشیوں میں ہویہ سوہے بھی، اہم۔ تم

دکھی لیئے، توڑوئے ہیں دوندن میں ہی افزگی گھس
کر ہیئہ چاہیئے گے نئے ساری کی ساری نوای
ورھی کی وہری رو بھی گئی

ہماراہلی : اللہ
فیضعلی : کیا ہو؟
امراع : سرمک دے پہ دوب ہو؟ سیر کہتے کہیں جا ہوئے کہیں نہ ہو ہو گی، تو نہ چکھی سیریں دوڑ جو گا نہ گی۔ سر کیا کیا کریں تہباری مرظا کے خلاف تھمینے لے جا شمیل سنگل کوئی دوسری غورت ہوئی؟

حشنی : مت ماردی کی سے مونشی کا کہا کہ دو میں تو کیا دو برہن کی سختی سے تو نہیں آپ منتظر نہ کریں کہ ماموں کی شکل پر دوسار برتی ہے (پن امتیر شیل کی اوریا)

حشنی : پچک والیاں کو پچاپاں کہتی ہے، شیل اتکاکاں، خانم صاحب، اب کی آپ تو ذیلہ سو روپے ان کے منچ پر مارنا اور کہتا، جو کہا جا، میلان، نہ نہ تھا ہے،

حشنی : کہاہ،

حشنی : گاگا، ان دون کہ سے رہا نہا گا،
انہوں نے ہے۔
خانم: ہے
گوبی: ہے۔ کرنگئے دو۔ رہ یاد کریں، ہمارے کریں ہے۔
سیدنا: ہمارے کریں، ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔

امراز: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔
سیدنا: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔

امراز: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔
سیدنا: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔

(ہیرے منظر پرہیر آوازی: دو ہنر)
گوبی: ہمارے کریں ہے۔
امراز: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔
سیدنا: ہمارے کریں ہے۔
خانم: ہمارے کریں ہے۔

پہلا جاکر گئے۔
امراؤ : جہاں کبھی مرمے ہے یا چیز، آپ کو تو میرے سے مطلب کیا?
جوبر : کیا شخص بھرولے سے کھو گیاہے؟
امراؤ : دم، دم د کرو، میرا سر پھنا جا رہا ہے۔
حشمت : یہ چھوٹی کیا ہے گیاہے؟ پہلے تو اسلام سنے کے کلے سے ہتھ کو راضی نہ ہو گیاہے کے ساتھ فرح آباد جانے کو نیا ہو گیاہے، روک دیا تو مرا شخص کرو گی، سر دکھا ہے۔
امراؤ : یہ تو زیرزدی ہے۔
حشمت : اے ہے، زیرزدی کہلی گی؟ گھورا گلوں سے باری کرے تو گولہا گا کیا؟ میرا تو نا چھے کرنا ہے بھی گاہے۔
امراؤ : ہیں آپ کی ساتھ جاگئے گی۔
فیضعلی : ہوئے، میرے ساتھ جا گی۔
امراؤ : بالا، کبھی جانے دے جانے دے، ضرور جاگئے گی۔
فیضعلی : چھپی کر؟
امراہ: کچھ بھی کر کے نہیں ہو سکتا ہے۔
اب نہیں ہو سکتا۔
فیضعل: سر کا دوڑ شکیک ہوا؟
امراہ: بان، کاکھور کب چک چھینیں گے؟
فیضعل: چک چھینیں کیا؟
امراہ: بانی بار گھوڑے بے ٹھیک ہوں، تاد
فیضعل: آو، قافقوا ستھا لیتے ہیں۔
امراہ: بون
فیضعل: آو، سمنبلا کے، بان، چھک چھین ہوئی کر
امراہ: تم میرے ساتھ بالی آو گئی
فیضعل: لکھتوں میں ڈرا بھینا مشکل تھا، اور پھینٹ نہیں، میرے
امراہ: آپ کے ساتھ آنے پر کیون مجبور کر دیا؟
فیضعل: شمیم معلوم نہیں، شن کون ہوئے؟
امراہ: تم کئیں شهروں، شن پاٹی نے کر آتا ہوئے
امراہ: بون
کوئی: وہ روپ فیض علی ڈاکو-------رہا اس کا
گھوڑا، ضرور کئیں کچھ مچا سے۔ تھا لیا
اس طرف ہیں ہیں۔
فیضٰ علی صاحب کون ہے؟
ساتھی کیا رہتے ہیں؟
امراؤ : ہیں۔
فیض علی صاحب کیا لیے مقام?
роایت : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : اپنے مقام سے اس کی مدت کیا?
روایت : ہیں ہیں ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
امراؤ : ہیں۔
اہمدا: بان
رلہ: کیا سی وئے اہمدا، بان جن کا تم ذکر کیا
کرتی ہوئی؟
بی بان: املا کسی ہوئی، لکھنو کب جھورا
کہ ہوںہے، ہوںہے رانی، جو بھی۔
ہم: لکھنئو میں لو سب سمجھتے ہیں کہ خدایوں کے
تم کے گیندوں
امراٰد: کی ہی ارادات ہو، کہ خط کھڑوں لکین، ہم کے
ذرے سے بھیم شیمل مونی، وہ آ کے فوراً میکے
سے پچاپن گئے۔
بی بان: رادی صاحب انتخاب آؤں؟
بی بان: بہت سمجھتی ہوں ہوںہے، ہوںہے اک دن زاکر شکانے والی
پچاپن ہو گئی، خدا رادی صاحب کو سلامت رکھے، سب
و جب کوئیں کو کہر لے، تب ے آئے کے ساتھ
ہوںہے
امراٰد: خوش ہو؟
بی بان: رانی، بی بان جوئی بھی، بھی کرتی ہو! تا فنا
کہ ساتھ کہانی جا رہی ہے؟
امراً : کائنور
بسم اللہ : اب کہانی جا اگی، والیں کیف ہو؟
امراً : منزل کا پہلا چونا نو بول جاتکے نہ چھرتی
بسم اللہ : بسم اللہ
امراً : بسم اللہ ہیں کائنور کہنے پا سکتے ہو؟
بسم اللہ : میری امراً
امراً (قصور پھیل) :
جب مجھے لئے ہے مجھے ایک یہ گلف کیچے
ہے زندگی روز ہے رگ بدلی ہے کیجو
ہے زندگی روز ہے رگ بدلی ہے مجھے
اس جان اللہ ہوا سجنا اللہ، سجنا اللہ
شادق میں، جب سے امراً کائنور آئی ہیں
مشکلون کے رگ بدل گئے ہیں
c
امراً، ہے کہ کبھی بات ہے، میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جب مجھے امراً کل بیہر ہے۔
رہا تقدٍ ایک گانا ہو رہا تقدٍ اک تیز جمع میں بھاء
کان گا کر سمنا جوئ لے جانے جو میان ہم، امرا کی
چائی گی غزل

سماجن: 

واہ، وہ، جیسے نہ ہو چلا ہوا
کوا لیتے ہیں اک عمر اثر بہونے کی
کون قاہلتے ہی تیری زلف کے سر بہونے کی
کوا یہ سمنا: سنو میان، وہ کچھو کی گاں دوال کئیں بٹھیں

پہلی کوئی: 

پہلے پن، اس زینت سے اوپر چیل جانیہ

پہلی منظر میں: امرا کو چچپی،

امراوا: 

پہلی منظر میں: عاشق صابر

پہلی منظر میں: امراوا ہیں کیا تمہیں بھی؟

پہلی منظر میں: طلب

پہلی منظر میں:

پہلی منظر میں: تمہاں

پہلی منظر میں: جاری نہ ہیں نب دیا کیا بھی -- لکے کا راگ
بہ تمہارا هنا رکھا ہے
(ہم متعارف ہیں) گاشتی صبر
امراہ: ہم صاحب ہیں؟ کیا جانی؟
پشیا : وہ جہیز تو لگنی کی رہنے والی پنیا
امراہ : اور آپ جیہن تو لگنی کی رہنے والی پنیا
پشیا : تم نے کیسے جانی؟
امراہ : کہ تین بات بہت کا قریبی پچھاچنا ہے
(ہم متعارف ہیں) ہل کا ہے۔۔۔۔
پشیا : ہم پچھاچنا رکھ لو باتی حساب بعد شہ میں ہو جانے گا
(ہم متعارف ہیں) خوں جگر۔۔۔۔
امراہ : اس خیال سے کہ ہم صاحب ہر دن مکمل
(ہم متعارف ہیں) ہوئے ہونے گاتے
امراہ : رکھ لینے ہوئے
پشیا : اپنا تم پچھاچ نہیں
امراہ : بھی اپنا
کوئی گفت :
اپنا گل چے مین نے آپ کو چپلے مین دیکھا نے
عجیب بات ہے، مین مجھے نہیں کہتا وہیں چھیتے
رکھیں تم امیر ہو ہیں تو؟
اپ؟
امروہا
رکھیں بچپنا، ہیں دوں رامدوہی
کچھ نہ ہے تو اپ ہیں پھر سے شلاقے ہے بھیم
زندگی والی کی رنگ ہی دکھائی ہے بھیم
زندگی والی کی رنگ ہی دکھائی ہے بھیم
ایجا امیر، آگر اس ون وہ لوگ صاحت مرنی
چھلے جا کے لوگ
کچھ ہیں مین وہ کچھ اور ہیں ہی کوچلی اپنا
ہی نہیں تواب صاحب کیمہ ہے؟
رام دلی: کلے تے جوہری بیل، آج کل بیس ای جاگیں گے ۔ اب تم اپنا ستیا کیا کروگل سن کے، خوشی کی مختلف ہے اپنے اپنے باتھی کرو اپنا ای غزل کا ایک اور شعر سنوں۔

امراذ: گزرے وقت کتنا ہوا احسان تے تیرا یہ زیبن چاند تے بہتر نظر آتی تے جس کی اولی میں تو جھول ای گئی نواب صاحب تے امراذ

رام دلی: جان ہیں۔

سلطان: آدواب

امراذ خادم: امراذخان صاحب کی سواری لگ گئی ہے کیا آپ جا رہے ہیں؟

سلطان: امراذ خان، اجازت چاہتے ہوں جیہنے اپنے اجازت دینے کی ہوئی؟

سلطان: لوئے ہحم کی پاندی ہے جہاں جس کی قدر اس لوئے پلا ہم نے جہاں جس کی قدر اس لوئے پلا ہم نے
اس بہانے سے گرم دکھیں لی دیے ہم نے
جہنم جس کی بیچ
تھچھو رسا ن ہوا خود کو خوشی بنی پھیمال د ہوئے
تھچھو رسا ن چئی خود کو خوشی بنی پھیمال د ہوئے
عشق کی رسم کو اسطرف نہیں (بنتیہا) تم نے
عشق کی رسم کو اسطرف نہیں (بنتیہا) تم نے
جہنم جس کی بیچ
کب حلی مشی کیان جگنگ شگفتی
کبے حلی مشی کیان جگنگ شگفتی میں یاد شیو نہیں
zندگی تھی تو л
زندگی تھی تو ل بن خواب بن دیکھا تھیم نے
زندگی تھی تو ل بن خواب بن دیکھا تھیم نے
جہنم جس کی بیچ

اے ادا
اے ادا اور سناں تھی ہمار کیا حال ایتا
عمر کا لبا سفر
عمر کا لبا سفر سے ہمارہ نے
عم کا لما سفر ے کیا تجھ تو نے
جنتو جس کی تجھو اس کو تو نہ پیاس نے
اس بنا نے گہر دکھی لی دنیا نے
جنتو جس کی تجھو
حصنی:
اللہ پر بھی کیا سخت ول کر لی کی
محبت میں چھت ری یہ بھی ہمارے موالی صاحب ہیں
یاد کر کر کے ناٹھت رہت دین کی کیے کیے یاد
کرتے ہیں، بھی ہاں
امراذ:
خانم کتنی بھی؟
حنیف:
بیچ کے گم میں آؤ یہ بی گم چھو یہ
یاد کر کر کے ناٹھت رہت دین کی کیے کیے یاد
گوپر:
امراذ ہم شخصین لین آؤ یہ بی گم
خانم:
آپ نے اپنی بھلی پین
امراذ:
آپ نے اپنی بھلی پین
خانم:
ایکہ میرے ہمدون کو کیا ہوا
امراذ:
بنا لئے نے ہم کا ناخدا خاتون اسکے
حصنی:
تو اور کیا کچھی بی بی، پی کی بائی آسماں
امرأة: ابنا تو اتی لی آپ کہ یہ بیاں لائی چھین
خانم: اس کو تو بآپ سفری گئی جو، مہیش وہ بعد

امرأة: یہ بیاں بیاں تو اب تو چلئے اور تم کلئے اول جول
خانم: تم دل چھوٹا ہے کرو بھی یہاں تو کھچ

امرأة: شیئین بھی کھچوں شیئین رہوں گی
خانم: تم محیم بنارے ساٹھ کوزار لو بیلہ بھر بھیاں

امرأة: بھی بھاپا بھی بھاپا بیاں آو بیا بیا بیا بیا
خانم: کرو جاوا چاوا چاوا چاوا چاوا چاوا چاوا

امرأة: یہاں تو بیاں سبیل رہی گی گمھوری دوچار بنے
خانم: یہاں تو کسی نہ چھاہ بانده دینے
مولوی
امراو، امراو تم
آداب
امراو، طباعت خراب ہے، سربذجن
مولوی
جیب بھی، دبی خدا بھی علم کی وہاں دے بھی
گوبیر
امراو، دو میرے سر درود کہیں
مولوی
بھی بنی کہیں یہ تو کیا ہوا، ہوا
گوبیر
امراو: بپی محت دیاں جا رانی ہے چھبی خال ہے کیا؟
گوبیر
انال جھوڑو کیا پتھر شاعرند باتیں کرتی تقو
امراو
پہچ عاشق کے لئے تو جھوٹ کی سبھی بات
بی کافی ہے، تم بھی نبی ہے گی تو جاری ہو کیا ہو
gاً امراو؟
امراو: وہی جو چھوڑن بار بھواب
گوبیر
بہت،
گنج پر وہاں سا لین رائے کہیں کہیا اس ہے
kی چہ بھی شور ہا کیما لین دیوار روہا کا
dوہ بیچی تم اکیمی اسی کو حس جانے
دے گیا، اور آپ تم پیلی بچی کی بیضی لو کوئی
کہر ایک بات گفتہ ہے ایک ترکیب ہے، کسی کے
نکاح کرو لو

امراز : ابنا بھیاں سے کر آکے ہوئے?
گوپر : ہیچ کبد رہا ہوئی ہاں نہیں رہو گی، منہ
سے شادی کر کے خانم کا نووتم کہ کم کہ ہو
جائے گا۔

امراز : اور شادی کے بعد کیا ہوگا؟ میں کاون گی
اور آپ کہاں گے؟ میں کونیں سے کہل
کر کچھی میں نہیں گروتا ہے?
کوئی : میں امرازجان ہے-
عدائے کا رنگ ہے: آدا بے ہر
امراز : آداب
کارنگھ : امرازجان آپ نہیں میں آتا ہے؟
امراز : نہ ہیں بال
کارنگھ : میں عدالت کا ایک کارنگھ ہوئے۔ استنبال ہیں کے
مطلوب گوپر مرزا ولد، جبھل دامنزا نے عدالت
گوهر مہرا: 
خانم کے امرا: 
گوهر:

میں ہے دوست! کیا ہے کہ انا جمکCU/7 مکیہ ہے مسات امرا کے جان طلاق لے لیتے گئے ہوئے شخص کے ساتھ دیکھنے میں بھی اشکارہ تاریخ کو آپ کی زیادہ نہیں عادالت میں حاضر ہو جائی گا میں لیا جائے گا اس طرح ہے نامہ آداب عرش ہے۔ 
بے جنارے نکاح کے کی نقل ہے۔ لوا اور علاوہ ذل پہنچے گواہ اور ہر نکاح کے شرکی بھونے نہیں تماحاری ضد نہ تبہت پھیے خریج کروا دیے ہوئے نہ کسی نے پہنے لیو پھر 
بے جمود ہے، بے سب جمود ہے۔ 
تماحارے سر کی قسم امرا اس طرح میرا کونی قصور نہیں ہے۔ اور بھی پچھو نہ خانم کا بچی قصور نہیں ہے اس عمر میں وہ اور کیا ہے کسی پہلے اس طرح جھوٹے کے بجائے ہو نے 
کہ کیا کریں، نم سب قسم کے مارے۔
امرأة: تقسمت كي شوياً، حالات كي، تم بيه مقدمه
ولكن مهين لب ستة؟
خانم كي كورول بب بني دل حقتر حقئأل مهين
كر سلمة
امرأة: تم كاتشود با شله جاوة، ميرا مكان خال بب
امرأة: اور كفاءول گا كيا؟
حينين: كينجت---------------- حضرت عباس كا علم توئ---
اء كي كي ات وقت جانتا وى گيا خدا شير مين
هدیر مي پي گنر گي گل گهوم را بيين
بلى الله مد كينجت يا مشكل كنها مد فرليين
건مرد: خانم صاحب، خانم صاحب، ار دا باب را
گور بورازى لوزه دالك بيين، تم لود دياو
ار پانند كر كج بيلين
کوئي: آتیه ميره ساتهتا----------------، جلدري كرو، آو،
جلدرى كرو
کوئي: آو-----------------آ، جلدري آو، جلدري جلدري
کوئي: دوداع، اس پى كي مظلوم كى-------
الوداع الوداع، اس صاحب

کوچبان: فیض آباد آ گیا، پیشی بیابی، بناز جا چئے والی تاقافہ
سوبے جا چئے گئے رات کیلئے کیلئے کاگی چو گئے

خانم: چی چی ویا چی؟

کوچبان: چیا چیا جا چئے، مجھری چئے

خانم: بنا قسمت امرا: (تصورین): چی چیک چک (چک) چئے دوستو

کوچبان: کیا اسی کا کیوں کہیئے

کوچبان: کیا اسی کا کیوں کہیئے ازل سے انتظار چئے

ازل سے انتظار چئے

سخنیں: وہ، وہ، وہ، نا شاء اللہ، وہ

کوچبان: فیض آباد بھین آپ کے کاگی چئے زیادہ آپ

کی شاعری کی دتک دتک چگئی禽

کیا اور سامح: ہے ہے

امرا: چہ بھیم چہ آپھ آپھ نے رثا چئے

مزے صاحب
سماح : نہ تمک
امراز : خالی شاعری سے تین فیصلہ جبرت
سماح : ایہ بارہ مگروں کا غیر لایا ہے، تان پڑوسی-
امراز : بی کیا جگ گلدہ جے وستو
سماح : بی کیا جگ جے سے وستو، بی کونا دیار بیہ
حد نہاں کہل جھال
حد نہاں کہل جھال غبار نے غبار بیہ
غبار نے غبار بیہ
بی کیا جگ بیہ وستو
پس مسئلے پہ دیاں موجود کو لے کے آ گی
ہمیں کو لے کے آ گی

بی۔ خوشی پہ بیہ جھال
بی۔ خوشی پہ بیہ جھال د گم پہ اختیار بیہ
بی۔ غم پہ اختیار بیہ
بی کیا جگ بیہ وستو، بی کونا دیار بیہ
بی کونا دیار بیہ
تائم عمر کا حاب
مزینے سے زندگی
بی میرا دل کی تو ہی کا
بی میرا دل کی تو ہی کا کوئی شمار ہے
کوئی شمار ہے
بی کیا چھو ہے وہ توں، بی کون سا دیار ہے
بی کون سا دیار ہے
بی کونا دیا رہے
بلا دیا رہے کون
بلا دیا رہے کون میں کو چھیڑاں کے اس طرف
میرے لئے چھیڑاں کیا کوئی
میرے لئے چھیڑاں کیا کوئی اداوی و بیٹھرہ ہے
اداوی و بیٹھرہ ہے
حد تک دیا کہ جہان گھاڑی تو گھاڑی ہے
غبار تو گھاڑی ہے
بی کیا چھو ہے وہ توں
امرہ کی ماں: شخصیت کہ کسی کو آئے آئے؟
امرہا: ہیں نہیں
امرہ کی ماں: شخصا نام کیا ہے؟
امرأة: نام جان كر كي كريه گا؟
امرأة کی مان: کیا تم ذات کی غیری ہو؟
امرأة: بیشین وقت نہ بتا دیا ہے؟
مان: کہیچھ تو بتا دیا بیشین بارہ شن کر تم کون؟
امرأة: کیا بتاول، کیا بتاول کر شن کون چول؟
مان: تحقیرا اصلی گجر کہاں ہے؟
امرأة: اصل وہن تو بتکی سے جہاں شن گجری چول؟
مان: کیا تم، کیا تم امیران ہو؟
امرأة: بان
مان: پاۓ، میری نگی، کہاں جہل گی جمی ت嘴唇؟
امرأة: چیل یا اور ابا کہاں ہین؟
مان: ابا تو تمین کے ستوارے کی بھی، بان
میری لعل، کہاں جہل گی جمی ت嘴唇 چندرا، مان کی
صدہ اپنی بھی کے، لے میری لعل، مان کی
تقری اجرا کے کلوی گجری بسانی امیران۔
امرأة کا بھیانک: شنین امال، ہی امیران نشین، ہی لکھنے کی
مشہور طواکی امراہ جان ہے۔

امراہ (تصویر بنیں): گاں بی کا پیک
بجاانی (تصویر بنیں): گاں ہو کا پیک
امراہ (تصویر بنیں): گاں ہو گاں جارا
بجاانی (تصویر بنیں): گاں ہو گاں جارا
امراہ (تصویر): نم کماں گلو گرو
بجاانی (تصویر): نم کماں گل

امراہ: جیا
بجاانی: نہب گمراں کا نام روشن کیا ہے؟
امراہ: جیا
بجاانی: نم تو گمھری ہے کہ تے مر گیا ہون لگی ہے
امراہ: نم جیا
بجاانی: نم جیا ہو گیا ہون رہا رہا ہو ہو گاد کہ
نہل جیاں ہو گاد ہو گاد
امراہ کی مال: امیر ہی میری پیک
امراہ کا بجاانی: مال
امراہ کی مال: نہیں ہیں۔